سوال

(465) حلال وحرام حیوانات کے بارے میں قاعدہ

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

کیا حیوانات کی حلت وحرمت کے بارے میں کوئی قابل اعتماد شرعی قاعدہ موجود ہے کیونکہ قرآن وسنت میں تمام حیوانات کے بارے میں تو وضاحت نہیں ہے 'کچھ پالتو جانور حرام ہیں اور کچھ حلال 'اس طرح وحشی جانوروں میں سے بھی بعض حرام اور بعض حلال ہیں 'لہٰذا اگر حلت وحرمت کیلئے کوئی قاعدہ یا صفات ہیں تو براہ کرم وضاحت فرمادیں تاکہ ہمیں بصیرت حاصل ہو نیز یہ فرمائیں کیا اس سلسلہ میں قیاس کا بھی اعتبار ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

حقیقت ہے کہ اس سوال میں جو یہ کہا گیا ہے کہ کتاب وسنت میں اس کی وضاحت نہیں ہے 'یہ غلط ہے ہاں البتہ سائل کو یہ کہنا چاہئے تھا کہ اسے کتاب وسنت سے اس کی وضاحت معلوم نہیں ہوسکی ورنہ کتاب وسنت میں تو اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو بیان فرمادیا ہے ۔ قرآن کریم کے بارے میں خود اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے :

تِبيـٰنًا لِكُلِّ شَىءٍ ... سورة النحل 89

''اس میں ہر چیز کا بیان مفصل ہے''۔

سنت کے ساتھ ایمان رکھنا اور اس کے احکام کے ساتھ ایمان رکھنا بھی قرآن مجید ہی کے ساتھ ایمان ہے کیونکہ سنت قرآن مجید ہی کا تتمہ اور تکملہ ہے ۔ سنت قرآن مجید کے اجمال کی تفصیل اور اس کے ابہام کی تفسیر ہے قرآن وسنت کے دامن کو تھامنے والوں کیلئے ان میں شفائ 'نور 'ہدایت اور استقامت ہے ۔ ہر پیش آمدہ مسئلہ کا حل اور بیان 'قرآن وسنت میں موجود ہے لیکن ان میں سے بعض مسائل کی تو باقاعدہ متعین طور پر وضاحت موجود ہے اور بعض مسائل کو قواعد اور ضوابط عامہ کی صورت میں بیان کیا گیا ہے پھر لوگ چونکہ علم اور فہم کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں ۔ ایمان وتقویٰ کے حساب سے قرآن مجید سے ان کا ادراک بھی مختلف ہوتا ہے کہ جس قدر ایمان باللہ 'قرآن و سنت کے دامن کو تھامنے والوں کیلئے ان میں شفائ 'نور 'ہدایت اور استقامت ہے ۔ ہر پیش آمدہ مسئلہ کا حل اور بیان 'قرآن وسنت میں موجود ہے لیکن ان میں سے بعض مسائل کی تو باقاعدہ متعین طور پر وضاحت موجود ہے اور بعض مسائل کو قواعد اور ضوابط عامہ کی صورت میں بیان کیا گیا ہے پھر لوگ چونکہ علم اور فہم کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں ۔ ایمان وتقویٰ کے حساب سے قرآن مجید سے ان کا ادراک بھی مختلف ہوتا ہے کہ جس قدر ایمان باللہ 'قرآن وسنت کے احکام کو قبول کرنے کا جذبہ اور تقویٰ قوی ہوگا 'ایسے ہی قرآن وسنت کے احکام کے بارے میں علم بھی قوی ہوگا ۔

یقینا قرآن وسنت میں ہدایت ٗعلم ٗ نوراور تمام مشکلات کا حل موجود ہے۔ ان کا نظام اور منہاج بندگان الٰہی کیلیئے سب سے کامل ٗسب سے منفعت بخش اور سب سے زیادہ موزوں ہے لہذا جوان کو ترک کرکے انسانوں کے بنائے ہوئے نظاموں اور قوانین کی طرف رجوع کرتا ہے وہ سخت غلط کار ہے کیونکہ وضعی قوانین کثرت سے غلطیوں سے پر ہیں اور اگر ان میں کوئی درست بات ہے تو وہ صرف وہی ہے جو کتاب وسنت سے ہم آہنگ ہے۔ میں اس بھائی کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ ایسے بہت سے ضابطہ ہیں جن سے حرمت معلوم ہوتی ہے لیکن اصول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بھی حیوانات وجمادات پیدا فرمائے ہیں ٗ وہ ہمارے لیے حلال ہیں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

هُوَ الَّذى خَلَقَ لَكُم ما فِى الأَرضِ جَميعًا ﴿٢٩﴾... سورة البقرة

''وہی تو ہے جس نے سب چیزیں جو زمین میں ہیں تمہارے لیے پیدا کیں''۔

یہ ایک عام اصول ہے کہ اس نے زمین کی تمام اشیاء کو ہمارے کھانے ٗپینے اور نفع کیلیئے پیدا فرمایا ہے لیکن ان میں ان حدود کا لحاظ رکھنا ضروری ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے مقرر فرما دی ہیں۔

یہ ایک عام اور جامع قاعدہ ہے جو کتاب وسنت سے ماخوذ ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے :

«وما سكت عنه فهو عفو» (البيهقي في السنن الكبري)

''جس چیز سے اللہ نے سکوت فرمایا ہے ٗ وہ قابل معافی ہے''۔

آئیے ! اب دیکھیں کہ کیا کیا اشیاء حرام ہیں تو سب سے پہلے تو مردار حرام ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

إِنَّما حَرَّمَ عَلَيكُمُ المَيتَةَ ﴿١٧٣﴾... سورة البقرة

''اس نے تم پر مردار حرام کر دیا ہے''۔

گردن سے بہنے والا خون حرام ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

قُل لا أَجِدُ فى ما أوحِىَ إِلَىَّ مُحَرَّمًا عَلىٰ طاعِمٍ يَطعَمُهُ إِلّا أَن يَكونَ مَيتَةً أَو دَمًا مَسفوحًا ﴿١٤٥﴾... سورة الانعام

''کہو کہ جو احکام مجھ پر نازل ہوئے ہیں ٗ ان میں کوئی چیز جسے کھانے والا کھائے ٗ حرام نہیں پاتا بجز اس کے کہ وہ مردار (اپنی موت مرا ہوا) جانور ہو یا بہتا ہوا لہو (خون)''۔

سور کا گوشت بھی حرام ہے ٗ کیونکہ اسی آیت کریمہ میں ارشاد ہے :

أَو لَحمَ خِنزيرٍ... ﴿١٤٥﴾... سورة الانعام

''یا سور کا گوشت''

یہ تینوں چیزیں اس لیے حرام قرار دی گئی ہیں کہ یہ ناپاک ہیں کیونکہ ''فانہ'' کی ضمیر صرف ''لحم خنزیر'' ہی کی طرف راجع نہیں ہے جیسا کہ بعض اہل علم نے کہا ہے کیونکہ استثناء (الا ان یکون) یعنی الایہ کہ وہ کھائی جانے والی چیز مردار یا بہتا ہوا لہو یا سور کا گوشت ہو کیونکہ ان میں سے کھائی جانے والی ہر چیز ''نجس'' ناپاک ہے۔

پالتو گدھے بھی حرام ہیں کیونکہ صحیحین میں حدیث ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ابو طلحہؓ کو حکم دیا اور انہوں نے یہ اعلان کر دیا :

«اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ، فَاِنَّهَا رِجْسٌ» (صحیح مسلم)

''اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تمہیں گھریلو گدھوں کے (گوشت) کھانے سے منع فرماتے ہیں کیونکہ گھریلو گدھے ناپاک ہیں''۔

اسی طرح ہر وہ درندہ بھی حرام ہے جو کچلی سے شکار کرتا اور چیر پھاڑ کرتا ہو' مثلاً بھیڑیا اور کتا وغیرہ اور ہر وہ پرندہ بھی حرام ہے جو پنجے سے شکار کرتا ہو مثلاً چیل' عقاب اور باز وغیرہ۔ اسی طرح ہر وہ جانور جو ماکول اللحم اور غیر ماکول اللحم کے ملاپ سے پیدا ہو تو وہ بھی حرام ہے مثلاً خچر کہ یہ گدھے اور گھوڑی کے ملاپ سے پیدا ہوتا ہے۔ گھوڑا مباح ہے مگر گدھا حرام' لہٰذا جب خچر ان دونوں کے ملاپ سے پیدا ہوا تو اس میں حرمت کے پہلو کے غلبہ کی وجہ سے اسے حرام قرار دیا گیا ہے۔

الحمدللہ یہ تمام مسائل سنت میں تفصیل کے ساتھ موجود ہیں' اہل علم نے بھی انہیں تفصیل سے بیان کیا ہے اور یہ مسئلہ بالکل واضح ہے اور اگر کسی مسئلہ میں اشکال محسوس ہو تو اس بنیادی قاعدہ کی طرف رجوع کرو جو ہم نے قبل ازیں بیان کیا ہے کہ اصل حلت ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

هُوَ الَّذى خَلَقَ لَكُم ما فِى الأَرضِ جَميعًا ﴿٢٩﴾... سورة البقرة

''وہی تو ہے جس نے سب چیزیں جو زمین میں ہیں تمہارے لیے پیدا کیں''۔

اور جو جانور مشتبہ ہوں یعنی ان کے بارے میں ہمیں یہ معلوم نہ ہو کہ یہ حرام ہیں یا حلال تو ان کے بارے میں بعض اہل علم نے یہ کہا ہے کہ ان کو ہم ان سے ملتے جلتے جانوروں سے ملا دیں گے اور جو حکم ان کا ہو گا' وہی ان کا بھی ہو گا لیکن دلائل کے ظاہر سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ حرام جانور اپنی نوع پر ان ضابطوں کی روشنی میں معلوم ہیں جن کی طرف ہم نے پہلے اشارہ کیا ہے جیسا کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے :

«كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ» (صحیح مسلم)

''کچلی سے شکار کرنے والے تمام درندوں اور پنجے سے شکار کرنے والے تمام پرندوں کو حرام قرار دیا ہے''۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص420

محدث فتویٰ